اللہ اکبر

جناب عنایت اللہ خان شمالی ضلع دیامر کے صدر مقام چلاس کے معروف سیاست دان اور سماجی شخصیت ہیں۔اس کے علاوہ موصوف نے "دیامر رائٹرز فورم" کے صدر کی حیثیت سے اردو اور شنا دونوں میں ادب و شاعری کا الاؤ روشن کر رکھا ہے۔ ادارہ التراث بصد شکریہ ان کا حمدیہ کلام قارئین کو پیش کرتا ہے' جو انہوں نے بطور خاص اس مجلّہ کو عطا کیا ہے۔(ادارہ)

مکان و لا مکاں اللہ اکبر — نظامِ جاوداں اللہ اکبر
جہاں قائم ہوا اک امر کن سے — جلال کن فکاں اللہ اکبر
خرد سے ماورا ہے سر امکاں — کروں کیسے بیاں اللہ اکبر
تصرف میں ہے تیرے ہفت اقلیم — وجود بے کراں اللہ اکبر
ترے ہی حکم سے مہر گردوں — ازل سے ضوفشاں اللہ اکبر
ترے زیر نظر ہیں یا الٰہی — امور دو جہاں اللہ اکبر
زمیں کو آدمی کا گھر بنایا — بنا چھت آسماں اللہ اکبر
نظام روز و شب سے موسموں سے — تری قدرت عیاں اللہ اکبر
جمال گل میں لذاتِ ثمر میں — تری صنعت نہاں اللہ اکبر

ترے رحم و کرم پر منحصر ہے
مرا سود و زیاں اللہ اکبر

اسلام میں حلال وحرام کا معیار

تحریر: یونس فردوسی

اسلام دین فطرت ہونے کے ناطے حیات انسانی کے ہر ہر لمحے میں مکمل رہنمائی کا ضامن ہے۔ لوازمات زندگی میں کھانے پینے کو کلیدی اہمیت حاصل ہے۔ اس باب میں اللہ پاک نے حلال وحرام کے کوائف وضاحت سے بیان فرمائے ہیں۔

﴿یاایھاالذین امنوا کلوا من طیبٰت مارزقنکم واشکروا لله ان کنتم ایاه تعبدون ٥ انما حرم علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر وما أهل به لغیرالله فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیه ان الله غفور رحیم ٥﴾ (سورة البقرة آیت ۱۷۲، ۱۷۳) ترجمہ: اے ایمان والو جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں عطا فرمائی ہیں ان میں سے کھاؤ اور اگر تم صرف اللہ کی عبادت کرتے ہو تو اس کا شکر بھی ادا کرو۔ بیشک اللہ نے تم پر مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور وہ چیز جس پر غیر اللہ کا نام لیا جائے حرام کر دی ہے۔ البتہ جو شخص (فاقہ سے) مجبور ہو جائے تو اس پر ان چیزوں کے کھا لینے کا کوئی گناہ نہیں ہوگا بشرطیکہ اللہ کی نافرمانی (کی نیت) نہ ہو اور نہ حد سے تجاوز کرے (ایسی حالت میں حرام چیز کھا لینے کو اللہ معاف کر دے گا کیونکہ) بیشک اللہ معاف کرنے والا بہت رحم والا ہے۔ یعنی تمام چیزیں اللہ تعالیٰ نے انسان ہی کی خاطر پیدا فرمائیں اور ان میں سے اللہ تعالیٰ نے صرف ان چیزوں کو جو انسانوں کے لئے روحانی وجسمانی طور پر مضر تھیں کھانے سے منع کر دیا۔ وہ چیزیں جن سے منع نہیں کیا گیا حلال وپاکیزہ کہلاتی ہیں اور وہ چیزیں جنہیں کھانے سے منع کر دیا گیا حرام اور خبیث کہلاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار اس بات پر زور دیا ہے کہ صرف حلال اور پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یاایھاالناس کلوا مما فی الارض حلالاً طیباً (البقرہ۔ ۱۶۸) اے لوگو زمین کی وہ چیزیں کھاؤ جو حلال و طیب ہیں۔ اور فرمایا: وکلوا مما رزقکم الله حلالاً طیباً (المائدہ۔ ۸۸) اور تم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ حلال وپاکیزہ چیزیں کھاؤ۔ اور فرمایا: یسئلونك ماذا احل لهم قل احل لکم الطیبٰت (المائدہ۔ ۴) اے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کون کونسی چیزیں ان کے لئے حلال ہیں؟ آپ کہہ دیجئے کہ پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں۔ اور فرمایا: فکلوا مما رزقکم الله حلالاً طیّباً واشکروانعمت الله ان کنتم ایاه تعبدون (النحل۔ ۱۱۴) یعنی جو حلال اور پاکیزہ چیزیں اللہ نے تم کو دی ہیں ان میں سے کھاؤ اور اگر تم صرف اسی کی عبادت کرتے ہو تو اس کی نعمت کا شکر بھی ادا کرو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کنتم ایاہ تعبدون اگر تم صرف اللہ کی عبادت کرتے ہو تو اس کی عبودیت کا تقاضا یہ ہے کہ کھانے پینے کے معاملے میں بھی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو۔ توحید کی شان ہی یہی ہے کہ جو شخص اطاعت و عبادت میں اللہ تعالیٰ کا بندہ بن گیا ہے تو حلال و حرام چیزوں کے معاملہ میں بھی اسی کا بندہ بنے۔ اس کے حکم کے مطابق حلال و حرام کا فیصلہ کرے' حلال چیزیں کھائے اور حرام چیزوں سے بچے' حلال اور پاکیزہ چیزوں پر قناعت کرے اور اپنی عبودیت کا عملی ثبوت دے۔

حلال و پاکیزہ چیزوں پر قناعت ہی دراصل اللہ تعالیٰ کا حقیقی شکر ہے۔ شکر صرف زبان سے نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی مکمل اطاعت سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اعملوا ال داؤد شکراً وقلیل من عبادی الشکور (سباء۔ ۱۳) اے آل داؤد شکر ادا کرنے کے لئے عمل کرو' میرے بندوں میں شکر گزار (بندے) تھوڑے ہی ہیں۔ اب جو شخص حلال و حرام کے معاملہ میں بھی اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت کرتا ہے وہی درحقیقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے۔ صرف نماز و روزہ اور جہاد ہی عبادت نہیں بلکہ حرام و حلال کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق عمل کرنا بھی عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اگر تم فرزند توحید ہونے کا دعویٰ کرتے ہو تو حلال حرام کے معاملہ میں بھی صرف اسی کا فیصلہ مانو' یہ بھی اہم عبادت ہے۔

اگر تم عبادتیں صرف اللہ تعالیٰ کے لئے کرتے رہے لیکن حلال و حرام کے معاملہ اللہ کی اطاعت نہیں کی تو عبادت الٰہی کی تکمیل نہیں ہوئی' حلال و حرام کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ بسر و چشم مان لینا ہی درحقیقت عبادت ہے اور یہی شکر ہے۔

پچھلے شمارے میں مدلل تحریر کیا گیا تھا کہ حرام چیزیں کھانے' پینے اور حرام کپڑے پہننے اور حرام کمائی سے اپنی پرورش کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ جس شخص کی کمائی حرام ہو اس کی ہر چیز جو اس کمائی سے خریدی جائے گی حرام ہوگی اور حرام چیز کے استعمال کرنے والے کی دعا اور عبادتیں قبول نہیں ہوتیں خواہ کیسا ہی مصیبت زدہ' پریشان حال اور غریب الوطن کیوں نہ ہو۔

پھر اللہ تعالیٰ نے چند اہم چیزوں کی حرمت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: "مردار وہ جانور ہے جس پر بوقت ذبح اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے یا جو بغیر ذبح شرعی کے مر جائے' خواہ وہ چوٹ سے مرے یا گر کر یا کسی اور طرح سے مرے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: حرمت علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر ومآ اهل لغیر الله به والمنخنقة والموقوذة والمتردیة والنطیحة ومآ أکل السبع الا ما ذکیتم۔ وما ذبح علی النصب وان تستقسموا

بالازلم (المائدہ۔ ۳) ''تم پر مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور وہ چیزیں جس پر غیر اللہ کا نام لیا جائے حرام کر دی گئی ہیں۔ اور جو جانور بھی حرام کر دیا گیا ہے جو گلا گھونٹ کر مر جائے اور جو لڑھک کر مرے اور جو چوٹ لگ کر مر جائے اور جو سینگ لگ کر مر جائے اور جس کو درندے کھا جائیں سوائے اس صورت کے کہ (مرنے سے پہلے) تم اس کو ذبح کر لو اور جسے خود ساختہ جگہوں کو متبرک سمجھ کر ذبح کیا گیا ہو وہ بھی حرام ہے اور قسمت معلوم کرنے کے واہمانہ طریقے پر تقسیم کرانا بھی حرام ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ما انہر الدم وذکر اسم اللہ فکل لیس الظفر والسن اما الظفر فمدی الحبشة واما السن فعظم (صحیح بخاری کتاب الذبائح باب انہر الدم) یعنی جو چیز بھی خون بہادے اور (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام لیا جائے تو اسے کھالیا کرو۔ البتہ ناخن اور دانت سے (ذبح نہ کرو) ناخن تو حبشی لوگوں کی چھری ہے اور دانت ہڈی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر خون نہ بہایا جائے اور بوقت ذبح اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے تو وہ جانور مردار ہے اور اسی طرح ناخن اور دانت سے ذبح کیا جائے وہ بھی مردار ہے۔ اور حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ غیر مسلم قوم کی مشابہت نہیں کرنی چاہئے۔

دوسری چیز جس کو اللہ نے حرام قرار دیا خون ہے۔ یعنی وہ خون جو ذبح کے وقت نکلتا ہے۔ حدیث میں دو مخصوص خون اور دو مری ہوئی چیزوں کو حلال قرار دیا گیا ہے۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :احلت لنا میتتان ودمان فاما المیتتان فالجراد والحوت، واماالدمان، فالکبد والطحال (اخرجہ احمد وابن ماجہ، بلوغ المرام کتاب الطہارات، باب المیاہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ہمارے لئے دو مرے ہوئے جانور اور دو خون حلال ہیں۔ مری ہوئی چیزیں تو ٹڈی اور مچھلی ہیں اور خون (سے مراد) کلیجہ اور تلی ہیں۔ ☆

☆ یہ مرفوع حدیث عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کی وجہ سے ضعیف ہے اور علماء اسے موقوف قرار دیتے ہیں۔ (بلوغ المرام مع اتحاف الکرام صفحہ ۱۴) لیکن یہ مسئلہ دیگر دلائل سے ثابت ہے۔

مچھلی اور ٹڈی :۔ عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی البحر "ھوالطھور ماؤہ، الحل میتتہ (رواہ ابو داود و النسائی وابن ماجہ وغیرھم وصححہ الترمذی وابن خزیمة، بلوغ المرام ص ۹) یعنی سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے، مرا ہوا سمندری جانور حلال ہے۔ تمام علماء کے نزدیک سمندری شکار میں سے اہم ترین چیز مچھلی ہے۔ نیز ﴿احل لکم صید البحر وطعامہ﴾ (المائدہ ۹۶) کی تفسیر میں حضرت ابوبکر صدیق، زید بن ثابت، عبداللہ بن عمرو اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہم وغیرہ سے روایت ہے کہ "طعامہ،، سے مراد مرا ہوا سمندری جانور ہے۔ اسی معنی میں ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا ایک روایت بھی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ۱۳۹/۲)

(باقی اگلے صفحہ پر)

اس حدیث میں دلیل ہے کہ ٹڈی جس حال میں بھی ہو، خواہ زندہ ہو یا مردہ' حلال ہے۔ خواہ اپنی موت مری ہو یا آدمی کے پکڑنے سے مری ہو اس میں کوئی فرق نہیں۔ اور اسی طرح مچھلی بھی حلال ہے۔ جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔

تیسری چیز جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا وہ خنزیر یعنی سئور کا گوشت ہے اور کچلی والے درندے اور پنجہ سے شکار کرنے والے پرندے بھی حرام ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں: نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من كل ذى ناب من السباع ومن كل ذى مخلب من الطير (صحیح مسلم کتاب الصید ۲/۷ ۱۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے اور ہر پنجے (میں پکڑ کر کھانے) والے پرندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر کی روایت میں ہے نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن لحوم الحمر الاهلية (صحیح بخاری کتاب الذبائح) یعنی رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم نے گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

چوتھی حرام کردہ چیز وہ نذرانہ یا قربانی ہے جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کے نام پر دی گئی ہو یعنی کسی غیر اللہ کے نام پر صدقہ دیا گیا ہو' نذر کی گئی اور ذبح کی گئی ہو یا کسی آستانے پر ذبح کی گئی ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لعن لله من ذبح لغير الله (صحیح مسلم کتاب الاضاحی ۲/۷ ۱۸) یعنی اللہ کی لعنت ہے اس شخص پر جو اللہ کے علاوہ کسی اور (کی نذر) کے لئے ذبح کرے۔

حضرت ثابت بن الضحاک فرماتے ہیں: نذر رجل على عهد النبى صلى الله عليه وآله وسلم ان

عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وآله وسلم قال الجراد من صيد البحر (سنن ابی داود ۱/۲۶۳) یعنی ٹڈی بھی سمندری شکار ہے۔ اس کی سند میں میمون بن جابان ہے جنہیں ابن حبان اور عجلی نے ثقہ قرار دیا ہے' عقیلی اور ازدی نے لایحتج به اور ابن حجر نے مقبول کہا ہے۔

کلیجہ اور تلی:۔ حرمت والی آیت ﴿حرمت عليكم الميتة والدم﴾ (المائدہ ۳) میں "الدم،، سے مراد صرف بہنے والا خون ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿قل لا اجدفى ماأوحى الى محرما على طاعم يطعمه الا ان يكون ميتة او دما مسفوحا﴾ (الانعام ۱۴۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بہنے والا خون ہی حرام ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اسی آیت سے استدلال کرتے ہوئے طحال یعنی تلی کو حلال قرار دیا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ۲/۱۱) جب حلال جانور کے کلیجے اور تلی کی حرمت کی کوئی دلیل نہیں تو براءت اصلیہ سے یہ دونوں حلال قرار پائیں گے۔ واللہ اعلم (عبدالوہاب)